الحمد للہ والمنۃ

فتاوی حضرات علمائے عراق نجف اشرف و کربلائے معلیٰ

و علمائے ہندوستان کثر اللہ امثالہم بابت جواز رسم

مہندی حضرت قاسم

علیہ السلام

حسب فرمائش فی الحسب الفاخر و الشرف الذاخر جلالتمآب فخامت

نصاب عمدۃ الاطباء جناب حکیم سید ابو ابراہیم صاحب دام اقبالہ

سکرٹری حسین آباد مبارک ۔ لکھنؤ

در مطبع تصویر عالم ڈیوڑھی آغا میر لکھنؤ باہتمام داروغہ سید محمد طبع شد

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - امابعد مخفی و متحجب نرہے کہ بخیف نے بابت جواز رسم مھندی حضرت قاسم علیہ السلام جو ہمیشہ سے رائج و شعار مومنین ہی بذریعہ تحریر جناب ثمر بعتیدار معین العلماء علامہ ہندی آقا السید احمد صاحب مجتہد العصر مدظلہ سے استفسار کیا جو کچھ کمترین نے تحریر کیا اور جناب نے جواب عطا کیا وہ مندرج ذیل ہے بعد مطالعہ تحریر جناب علاّمہ حضرات علماء عراق نجف اشرف و کربلائے معلےٰ و حضرات علمائے ہندوستان سے بھی استفتے کئے گئے جو جواب عطا ہوئے اُنکی اصل ہمارے دفتر مین موجود ہے اور واسطے افادہ مومنین شائع کرتے ہین تاکہ حضرات مومنین کو اس رسم کے ادا کرنے مین اور اُسکے جائز اور موجب اجر و ثواب ہونے مین کوئی شبہہ باقی نرہے واللہ المعین وبہ نستعین -

احقر حکیم سید بو ابراہیم سکریٹری حسین آباد مبارک

بعالیخدمت جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

جناب قبلہ دامت برکاتہم - بعد تسلیم معروض خدمت ہے رسم مھندی

جناب قاسم علیہ السلام جو تمام ہندوستان مین تاریخ چھ یا سات محرم کو ادا
کیا جاتا ہی اور حسین آباد و نجف مین بھی یہ رسم مہندی ہوتا ہی اور اسی رسم کے
ادا کرنے سے گریۂ و بکا و سینہ زنی کیجاتی ہے ایسی حالت مین اسکا بند کر دینا
جائز ہے یا ناجائز فقط - زیادہ تسلیم -

سید ابو ابراہیم عفی عنہ ۳ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ

(جواب)

رسم مہندی کا ادا کرنا خالی از رجحان نہین ہے اور انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا
فقط - حررہ السید محمد عفی عنہ بقلمہ مہر شریف

استفتا

از حضرات علمائے کرام و حجج اسلام عتبات
عرش درجات نجف اشرف و کربلائے معلےٰ
چہ حکم شرع است در این مسئلہ - کہ در تمام
ہندوستان از قدیم الایام مرسوم است
کہ روز ہفتم ماہ محرم الحرام در عزاخانۂ
مومنین جمع میشوند و بعد ختم روضہ خوانی
در طبق حنا میمالند و بران شمعہائے سبز
و سرخ نصب میکنند و روشن کردہ بگریہ

ترجمہ استفتا

حضرات علمائے کرام و حجج اسلام عتبات عرش
درجات نجف اشرف و کربلائے معلی سے -
کیا حکم شرع ہے اس مسئلہ مین کہ تمام ہندوستان مین زمانہ
قدیم سے رسم ہے کہ ساتوین محرم کو عزاخانہ مین
مومنین جمع ہوتے ہین اور بعد ختم مجلس و
ذاکری ایک طباق و سینی مین مہندی ملکر سبز و
سرخ شمعین اسپر لگاتے ہین اور انکو روشن
کرکے گریہ و زاری کرتے ہین اس خیال سے

می آیند بخیال اینکه در ہندوستان رسمی از
رواسم عروسے حنا بستن است و امراء و
اعیان قبل عروسی از خانہ عروس بخانہ
نوشاہ حنا میفرستند باین طریق کہ ہمراہ
آن جمع کثیر و اسپہائے آراستہ مزین بساز
و یراق و شتر و فیل و محافہ و بیرقہائے
زرین وغیرہ میباشد ہمچنین از وقف حسین آباد
مبارک لکھنؤ و شبیہ نجف اشرف لکھنؤ
و در اکثر جاہا ہمچنین جلوس بیاد عروسی
حضرت قاسم ترتیب دادہ گریہ کنان
و سینہ زنان در حسینیہ یا در شبیہ کربلا
ببرند و چیزے از چوب و قرطاس مشجر و
ملون تابوت نما ساختہ نیز ہمراہ آنہا میبرند
و این رسم را در ہندوستان مہندی
(حنا) میگویند آیا این چنین رواسم موجب
اجر و ثواب و مباح اند یا نہ ماہا از قبل
جناب مولانا معین العلما علامہ مہدی

کہ ہندوستان میں منجملہ رواسم شادی مہندی
ہے۔ امراء و عمائدین قبل شادی کے
دولھن کے گھر سے دولھا کے گھر پر مہندی
بھیجتے ہیں اسطرح سے کہ ہمراہ مہندی کے
بہت مجمع ہوتا ہے اور سجے ہوئے گھوڑے
اور اونٹ ہاتی اور محافہ اور جھنڈیاں
زردوزی وغیرہ ہمراہ ہوتی ہیں اسیطرح سے
وقف حسین آباد مبارک لکھنؤ و شبیہ نجف
اشرف لکھنؤ اور نیز اکثر مقامات پر اسیطرح کا
جلوس یادگار رسمین عروسی حضرت قاسم کے درست
کر کے روتے اور سینہ زنی کرتے امامباڑوں یا
شبیہ کربلا میں لیجاتے ہیں اور ایک شئے لکڑی و
کاغذ کی پھولدار و رنگین بشکل تابوت بنا کے
اور ہمراہ لیجاتے ہیں اس رسم کو ہندوستان میں
مہندی (حنا) کہتے ہیں آیا اس قسم کی رواسم موجب
اجر و ثواب و مباح ہیں یا نہیں ہم لوگ منجانب جناب
مولانا معین العلماء علامہ مہدی آقا السید محمد مدظلہ

آقا السید احمد مد ظلہ این حضرت
شمس العلما آقائے آقا السید محمد ابراہیم
طاب ثراہ ماذون شدہ ایم وازتقریر
مولانائے ممدوح معلوم شدہ است
کہ شبیہہ باین رسم ہند در عتبات عرش
درجات نیز مرسوم است چنانچہ مومنین
در طبق و مجمعہائے مسی شمع نصب کردہ
وبر چوبہا فتیلہ روشن کردہ در صحن
مقدسہ کاظمین و کربلائے معلے طواف
روضہ میکنند پس درین امر ہرچہ حکم
عالی باشد بتعجیل تمام قبل محرم الحرام
مطلع فرمایند۔

سید ابو ابراہیم عفی عنہ

ابن حضرت شمس العلما آقائے آقا السید محمد
ابراہیم طاب ثراہ ماذون ہوئے ہین
اور مولانائے ممدوح کے ارشاد سے
معلوم ہوا ہے کہ مشابہ اس رسم ہندوستان
کے عتبات عرش درجات مین بھی رسم ہے
چنانچہ وہان مومنین بڑی بڑی سینیون مین
تانبہ کی شمع لگاتے ہین اور لکڑیون پر
فتیلہ روشن کرکے صحن اقدس کاظمین و کربلائے معلی
کے طواف روضہ کرتے ہین اور علمار و فضلا اس
رسم پر راضی ہین اور منع نہین کرتے پس
اس امر مین جو حکم عالی ہو بہت جلد قبل محرم الحرام
مطلع فرمایئے۔

سید ابو ابراہیم عفی عنہ

جواب مسئلہ

حضرت سرکار شریعتمدار آقا آخوند شیخ
محمد کاظم خراسانی طاب ثراہ مجتہد نجف
اشرف۔

جواب مسئلہ

حضرت سرکار شریعتمدار آقا آخوند شیخ
محمد کاظم خراسانی طاب ثراہ مجتہد نجف
اشرف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلے ماذون ہستید در ہمہ امور راجعہ
بحقیر بامر جناب مستطاب قدسی خطاب
العالم العامل والفاضل الکامل فخر
الاماثل السید السند المولی المعتمد الآغا السید
احمد الشہیر بالعلامۃ الکھنوی دام علاہ۔

الاحقر الجانی محمد کاظم الخراسانی

محل خاتم شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا السید اسمٰعیل
الشہیر بآقا صدر مدظلہ العالی مجتہد کربلائے معلیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ ثقتی

رجاء واثق از حضرت حنان منان جلت
نعمائہ آنکہ انشاء اللہ بہدایات جناب
مستطاب فواضل مآب۔
ملجاء الانام مرجع الخاص والعام آقائے آقا
سید احمد ایدہ اللہ تعالے مدام مستفیض
باشید۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہاں اجازت ہی آپکو تمام ان امور میں جنمیں
رجوع کرنا حقیر سے مقصود ہی عمل حکم پر جناب
مستطاب قدسی خطاب العالم العامل والفاضل
الکامل فخر الاماثل السید السند المولی المعتمد الآغا
السید احمد مشہور بہ علامۃ الکھنوی دام علاہ کے۔

الاحقر الجانی محمد کاظم الخراسانی

محل مہر شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا السید اسمعیل مشہور
بآقا صدر مدظلہ العالی مجتہد کربلائے معلیٰ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ ثقتی

امید قوی حضرت حنان منان جلت نعمائہ سے
یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالے ہدایات سے جناب
مستطاب فواضل مآب۔
ملجاء الانام مرجع الخاص والعام آقائے
آقا سید احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ
فیضیاب ہو۔

اردو	فارسی
حررہ الاحقر ابن صدر الدین العاملی محل مہر شریف	حررہ الاحقر ابن صدر الدین العاملی محل خاتم شریف
حضرت سرکار شریعتمدار آقا شیخ عبد اللہ مازندرانی مجتہد نجف اشرف۔ ہاں حکم جناب سید علامہ کا میرا حکم ہی اور اطاعت اُنکی میری اطاعت ہی خدا توفیق دے تم سب کو فرمانبرداری کی اُن جناب کے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وانا الاحقر عبد اللہ المازندرانی	از حضرت سرکار شریعتمدار آقا الشیخ عبد اللہ المازندرانی مدظلہ العالی مجتہد نجف اشرف بلے امر جناب السید العلامہ امر من وطاعۃ ایشان طاعت من است وفقکم اللہ علی طاعتہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وانا الاحقر عبد اللہ المازندرانی
حضرت سرکار شریعتمدار آقا شیخ فتح اللہ مشہور بشیخ شریعۃ اصفہانی مدظلہ العالی مجتہد نجف اشرف۔ فرمانبرداری حضرت علامہ دام تائیدہ کی اپنے اوپر لازم وواجب سمجھو اور رشتۂ طاعت و فرمانبرداری سے اس امر خاص میں خارج نہو۔ حرر عن الاحقر الجانی فتح اللہ الغروی الاصبہانی المشتہر بشیخ الشریعۃ عفی لہ عن جرائمہ القطیعۃ	از حضرت سرکار شریعتمدار آقا الشیخ فتح اللہ الشہیر بشیخ الشریعۃ اصفہانی مدظلہ العالی مجتہد نجف اشرف۔ طاعت حضرت علامہ دام تائیدہ برخود لازم وواجب شمارید وازربقۂ طاعت وانقیاد درین باب خارج مشوید۔ حرر عن الاحقر الجانی فتح اللہ الغروی الاصبہانی المشتہر بشیخ الشریعۃ عفی لہ عن جرائمہ القطیعۃ

محل خاتم شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا سید محمد باقر طباطبائی حجۃ الاسلام مدظلہ مجتہد کربلائے معلی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از ابلاغ مراسم سلام وافر امور مباحہ کہ باعث تذکر مصائب آن مظلومان سلام اللہ علیہم بشود و شیعیان را بگریہ آورد مانع ندارد ولی در امور شعاریہ عز شرع انور در انظار اجانب شایستہ و مستحسن است و سعی در اقامہ عزا موجب اجر است۔

واللہ العالم الجانی محمد باقر طباطبائی

محل خاتم شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی حائری مدظلہ مجتہد کربلائے معلی۔

محل مہر شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا سید محمد باقر طباطبائی حجۃ الاسلام مدظلہ مجتہد کربلائے معلی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد ابلاغ مراسم سلام وافر جو امور مباح باعث یاد دہی مصائب ان مظلومون (سلام اللہ علیہم) کے ہون اور شیعونکو رولاوین اسکا کوئی مانع نہین ہے ہان جن امور کو اختیار کیا ہے ان مین حفاظت عزت شرع نورانی کی نظر مین غیرونکی بہتر و مستحسن ہے اور کوشش کرنا اقامہ عزا مین موجب اجر ہی۔

واللہ العالم الجانی محمد باقر طباطبائی

محل مہر شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی حائری مدظلہ مجتہد کربلائے معلی۔

بسم اللہ ولہ الحمد

بعد از تبلیغ سلام تمام آنکہ این گونہ مطالب
و مارب کہ موجب انکسار قلوب شیعیان
و دوستان و تذکر نوائب و مصائب ائمہ
ہدیٰ علیہم سلام اللہ تعالےٰ میباشد البتہ
ممدوح و مستحسن و نہایت مطلوب و
مرغوب است و انشاء اللہ تعالیٰ موجب
اجر جمیل و ثواب جزیل خواہد بود زیادہ
والسلام۔

انا الاقل محمد حسین الحائری المازندرانی
محل خاتم شریف

بسم اللہ ولہ الحمد

بعد از تبلیغ سلام تمام آنکہ۔ اسطرح کے مطالب
و مقاصد کہ جو سبب شکستگی قلوب شیعیان و دوستان
ہون اور موجب ہون یاد دہی مصائب
آئمہ ہدیٰ علیہم سلام اللہ تعالیٰ کے البتہ
ممدوح و مستحسن اور نہایت مطلوب
و مرغوب ہین اور انشاء اللہ تعالےٰ
موجب اجر جزیل کے ہونگے زیادہ
والسلام۔

انا الاقل محمد حسین حائری مازندرانی
محل مہر شریف

مسائل دستخطی حضرات علمائے اعلام و حجج اسلام لکھنؤ

مسئلہ کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین حضرت ختم المرسلین اس مسئلہ مین کہ۔
ماہ محرم کی ساتوین تاریخ مہندی اُٹھانا بطریق رسم ہندوستان بسامان مندرجہ
ذیل شعار تابعین شریعت بانیے اسلام ہے یا نہین اور بجائے خود مذہبی امر
تصور کرکے اوقاف کے روپیہ کو ایسے رسم کی ترقی و اشاعت مین صرف کرنیکی
کوشش کرنا متولیان اوقاف کو جائز ہے یا ناجائز۔ فقط

ہاتھی مع حوضہ نقرہ وجھول کارچوبی گھوڑے سجے ہوئے سوگیون کے سکھپال و
فنس جنڈول معہ چھتکھائے کارچوبی و دیگر اشیا آرائش منسوب بدولہ محافہ
عروس شبیہ جنازہ اسوری سے منڈھا ہوا ارتھی نما و باجہائے ہندوستانی و
انگریزی وجلوس بازاری وبادبہاری وغیرہ وغیرہ -

جواب از سرکار شریعتمدار آقا السید سبط حسین صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ العالی

مہندی جو کہ ہمیشہ سے مرسوم ہے وہ جائز ہے اور اسی طرح وہ اشیا کہ جو موجب
حزن وملال ہین مثل ماتمی باجہ وغیرہ کے سوائے شہنائی کے اور فعل اُن حضرات
کا جو اسکی ترویج وابقا مین ساعی ہین ممدوح ومستحسن ہے اور نہ محل ایراد اسلیے
کہ فتوے اسکے جواز کا علمار کرام دے چکے ہین پس بتقلید اُنکے فاعل اسکا ماجور و
مثاب ہی حتی عند القائلین بعدم الجواز ایضاً ورنہ کل مجتہدین عمل مسائل اختلافیہ مین
سیما اذا دار الامر بین الحرمۃ والوجوب ایک دوسرے کے نزدیک آثم ٹھریگا
اور اسیطرح مقلدین بھی ولو یقل بہ احد ولا یمکن القول بہ قطعاً اعاذنا اللہ من
ذلک اور سائل نے بعض اُمور کی تشبیہ رسوم ہنود سے دی ہی اسکی نسبت کہ یہ
تشبیہ توہین مذہب ہی یا نہین اور کسقدر صحیح ہی اور کیا حکم ہی نفس واقعہ کا تاوقتیکہ
معرض تحقیق مین نہ آدے نہین دیا جاسکتا ہے - فقط

حررہ خادم الشریعۃ الطیبۃ الطاہرۃ سبط حسین النقوی عفی عنہ

مسئلہ

جناب قبلہ مولوی آقا حسن صاحب مجتہد لکھنؤ دامت برکاتکم ۔

بعد تسلیم معروض خدمت ہی رسم مہندی جناب قاسم علیہ السلام جو تمام ہندوستان مین تاریخ چھ یا سات محرم الحرام کو ادا کیا جاتا ہے اور حسین آباد و نجف مین بھی یہ رسم مہندی کیا جاتا ہے اور اسی رسم کے ادا کرنے سے گریہ و بکا و سینہ زنی کیجاتی ہے ایسی حالت مین اسکا بند کر دینا جائز ہے یا ناجائز زیادہ تسلیم ۔

۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۱ء ابو ابراہیم عفی عنہ

جواب از جناب ثمر لعتیدار آقا السید آقا حسن صاحب دام ظلہ العالی

باسمہٖ سبحانہٗ

رسم مہندی جو ایام عزا مین ہندوستان مین علی الخصوص لکھنؤ اور امام باڑون مین ادا کیجاتی ہے یہ ایک یادگار ہے اور مشعر ہے واقعہ عقد حضرت قاسم بن الحسن علیہ السلام کی جسکی روایت کی ہی علامہ موتمن جناب فخرالدین طریحی نجفی رحمۃ اللہ نے کتاب منتخب مین زبان عربی مین اور صاحب روضۃ الشہداء واعظ کاشفی نے روضۃ الشہداء مین زبان فارسی مین - اور بعض کا یہ خیال کہ علامہ فخرالدین نے روضۃ الشہداء سے نقل کیا ہے مستبعد ہے اسلیئے کہ آجکل بسبب آسانی راہ وعدم موانع کے اکثر اہل فارس زیارت کربلائے معلی و نجف اشرف کو آتے رہتے ہین اور خدمات علماء مین بکثرت ایاب و ذہاب رکھتے ہین باوجود اسکے جو

علماء عرب ہین وہ بالکلیہ زبان فارسی سے نابلد ہین۔ مثلاً جو حضرات جناب
شیخ طٰہٰ نجفی و جناب شیخ آل یسین نجفی و کاظمینی رحمہم اللہ سے مشرف ہوئے
ہین وہ واقف ہین پس جبکہ اس زمانہ از دیاد معاشرت اہل فارس مین
یہ حالت ہے تو تین چار سو برس قبل یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے علامہ طریحی نجفی
نے اپنی عربی زبان کی کتاب مین روضۃ الشہداء کتاب فارسی سے نقل
کیا ہے اور اشعار عربیہ کے ساتھ فارسی کو معرب کر لیا ہے۔ پس ظن غالب
ہے کہ ماخذ منتخب کا اس واقعہ ہائلہ مین اور ہے۔ اور صاحب روضۃ الشہداء
کا غیر معتمد و کذوب ہونا بھی ثابت نہین ہے خصوصاً اس واقعہ مین اسی
سبب سے علماء کاملین و مجتہدین ماہرین نے اُس روایت عقد کے پڑھنے کی
ممانعت نہین فرمائی اور اس واقعہ کو مقطوع العدم و کذب محض نہین
قرار دیتے اور اپنی کتب مین ذکر فرماتے ہین مثل محرق القلوب وغیرہ کے
اور بعض العلماء بسبب بعض دیگر آثار و قرائن کے مظنون قرار دیتے ہین
اور نظر قاصر مین بھی اسکا پڑھنا نظماً و نثراً جائز بلکہ موجب اجر و ثواب ہے۔
اور از بسکہ کوئی شیعہ یہ سمجھ کر رسم مہندی نہین ادا کرتا کہ یہ رسم بعینہ کربلائے معلیٰ
مین ہوئی تھی بلکہ سب شیعہ یقین رکھتے ہین کہ وہان کوئی سامان نہ تھا یہانتک
کہ آب و طعام بھی مہیا نہ تھا تین دن سے پانی تک بند تھا حضرت امام مظلوم
علیہ السلام اعداء مین گھرے ہوئے تھے۔ بلکہ اس رسم مہندی کے بہت اغراض

ہین۔ اُمین سے ایک غرض یہ ہے اور آمادگی اپنی ظاہر کرنا ہی کہ آب و غذا کا مہیا کرنا تو شیعہ حضرت کیلئے بدرجۂ وجوب کرتے بلکہ ایسے اُمور مین بھی حتی الوسع سامان فراہم کرتے اور جان و مال کو نثار حضرت کرتے۔ دوسری غرض یہ بھی ہی کہ یہ سامان مذکر بے سامانی ہوا اور یہی وجہ زیادہ گریہ و بکا کی ہوتی ہی کہ یہ سامان دیکھکر بے سامانی و مظلومی حضرت سید الشہدا کی یاد آتی ہے اور وہ گریہ و بکا کو بڑھاتی ہی پس علی الاظہر یہ رسم منہدی بھی جائز ہے اور ترک کرنا اسکا نہ چاہیے کہ موجب قلت گریہ و بکا اور سبب کمی ثواب و اجر ہوگا بجالانا اسکا جائز و موجب اجر و ثواب ہی۔ واللہ یعلم حررہ السید آقا حسین عفی عنہ

محل خاتم شریف

جواب از جناب شریعتمدار آقا السید ابو الحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللہ ولہ الحمد جناب قاسم علیہ السلام کی منہدی اُٹھانا جلوس و شان شوکت سے جسمین کوئی امر نامشروع نہو مثل اُٹھانے تعزیہ امام حسین علیہ السلام روحی لہ الفداء اور علم حضرت عباس علیہ السلام کے محبوب و مطلوب بلکہ موجب ثواب ہی کئی وجہونسے اول یہ یاد دلاتا ہی اُن مظالم و مصائب کو جو اہلبیت رسالت پر گذرے ہین مثل اسکے کہ اہلبیت رسالت کو اسیر کرکے شان و شوکت سے کوفہ و دمشق وغیرہ مین لیجاتے تھے اور موجب رقت و بکا و ابکا کا ہوتا ہی دوم تکثیر سواد اہل مصیبت ہوتا ہی جو محبوب و مطلوب ہی۔ سیوم اعلان و اظہار اُن مظالم و مصائب کا ہی جو ظالمون نے اہلبیت رسالت سے کیے ہین جنکے اخفا کے درپے ہمیشہ اہل باطل رہے اور رہتے ہین اور یہ خیال ہوتا ہی شان و شوکت دیکھکر کہ شادی مین ایسے اُمور

ہوتے ہین اور ظالمون نے ایسے ظلم کیے اہلبیت پر کہ نہین سے کوئی امر ممکن نہو بلکہ عزاخانہ
کردیا یہ خیال زیادہ موجب رقت و بکا و ابکا کا ہوناہی چوتھے شان و شوکت عزاداری
مین ترقی ہوتی ہے جو موجب اعلاء حق و ارغام انوف اہل باطل ہین پس بند کرنا
منہدی کا امور مذکورہ کا بند کرنا ہے جو خلاف مقصود اہل مذہب و شارع علیہ السلام
ہین اور روایت عقد قاسم علیہ السلام کو مثل دیگر روایات کے علماء معتبرین نے
اپنے کتب معتبرہ مین نقل کیا ہی اور پڑھا ہی اور پڑھتے ہین تفصیل اسکی ہمنے اپنے
رسالہ حجج قاطعہ و دق الخیشوم مین لکھی ہے من شاء فلیرجع الیہما فقط۔

حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ — محل خاتم شریف

جواب از سرکار شریعتمدار آقا السید محمد حسین صاحب مد ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ تعالی ولہ الحمد

بعد قطع نظر از اعتبار و عدم اعتبار روایت عقد حضرت قاسم علیہ السلام اگر بدون
قصد اس امر کے کہ یہ سامان حنابندی جو مرسوم بلاد ہند ہی حضرت قاسم کیلیے ہوا تھا
منہدی اُٹھانا بشرطیکہ امور غیر مشروعہ پر مشتمل نہوئے عیب نہین ہی بلکہ مثل علم حضرت
عباس ع اُٹھانے کے اور تعزیہ و ضریح اُٹھانیکے موجب بکا و سبب ابکا ہوگا اور
جبکہ بدون اختلاف وہ جائز و مباح سمجھا جاتا ہی تو اُسی قبیل سے یہ بھی ہوگا واللہ العالم

حررہ السید محمد حسین عفی عنہ

محل خاتم شریف